نہج البلاغہ میں علم ودانش کا تذکرہ

ڈاکٹر گلزار احمد خاں

اللہ تعالیٰ کے نزدیک علم ودانش کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ کائنات کے خالق نے اپنے حبیب حضرت محمدؐ پر وحی کے ذریعہ جو کلام نازل کیا اس کی پہلی آیت ''اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی خَلَقَ ''اپنے پالنے والے کے نام سے پڑھو، جس نے پیدا کیا ہے۔اور اس آیت کا پہلا فقرہ ''اقرا'' ہے جو پڑھنے کی تاکید اور علم کی ترغیب دے رہا ہے ۔ اس کے علاوہ سورہ مبارکہ ''رحمٰن'' میں، جو اللہ کی نعمتوں کے ذکر سے لبریز ہے۔اور جسے حضرت امام جعفر صادقؑ نے ''عروس القرآن'' قرار دیا ہے، خالق کائنات نے اپنا تعارف بھی علم ہی کے حوالے سے فرمایا۔ارشاد قدرت ہے۔

الرّحمٰن۔ عَلّم القرآن (رحمٰن وہ ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی)

مرسل آعظم نے خود اپنے بارے میں سبھی لوگوں کے سامنے یہ اعلان فرمایا کہ

اَنا مَدینة العلم وعلیٌ بابھا (میں شہر علم ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں)

اس کے علاوہ پیغمبرؐ نے فرمایا:

''علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور جان لو کہ خدا صاحبان علم کو دوست رکھتا ہے۔اگر تمہیں علم حاصل کرنے کے لئے چین تک جانا پڑے پھر بھی جاؤ۔ جو اپنے گھر سے علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے اس کا ہر قدم عبادت ہوتا ہے اور فرشتے اس کے قدموں کے نیچے اپنا پر بچھا دیتے ہیں۔''[۱]

اور مومنوں کے امیر حضرت علیؑ کا فرمان ہے کہ ''ہم کائنات کے پالنے والے کی تقسیم پر خوش ہیں کہ اس نے ہمارے لئے علم اور دشمنوں کے لئے مال رکھا ۔ کیوں کہ مال تو بہت جلد ختم ہوجانے والی چیز ہے جبکہ علم وہ دولت ہے جو باقی رہنے والی ہے اس کے لئے زوال نہیں ہے۔''

اہلبیتؑ نے اپنے چاہنے والوں کو علم کے حصول کی طرف بڑی رغبت دلائی ہے اور جس طرح مسند علم پر بیٹھ کر تشنگان معرفت کو سیراب کرتے رہے ہیں اس کا ذکر اپنوں نے بھی کیا ہے،

غیروں نے بھی، مسلمان مورخین نے بھی اور غیر مسلم انصاف پسند دانشوروں نے بھی۔

چنانچہ فرانس سے شائع ہونے والی وہ مشہور کتاب جسے ''۲۵'' مشہور محققین نے مرتب کیا ہے اسی کا فارسی زبان ترجمہ 'مغز متفکر جہان' اور اردو ترجمہ 'اسلام میں مرد کامل، ہندی ترجمہ 'امام صادقؑ اور ویگیانک آوشکار'' اور انگریزی ترجمہ 'امام صادقؑ دی گریٹ سائنٹسٹ'' کے نام سے موجود ہے۔

اس کتاب کے لکھنے والوں نے تصریح کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ کو اس وقت کے سیاسی حالات کی وجہ سے علم کی تبلیغ واشاعت کا بہترین موقع ملا اور معاشرہ کی جو علمی ضرورت تھی، اور لوگوں کے اندر علم کی جو تشنگی نظر آرہی تھی، اسی کی بنا پر آپ نے اپنے والد محترم حضرت امام محمد باقرؑ کے حلقۂ درس کو آگے بڑھایا، اور پھر اسے اس قدر وسعت عطا کی کہ درحقیقت مدینہ منورہ میں آپ کی درسگاہ نے ایک عظیم الشان یونیورسٹی کی حیثیت اختیار کرلی جہاں مختلف علوم وفنون اور عقلی ونقلی مباحث کے سلسلہ میں تشنگان علم ومعرفت آپ سے کسب فیض کررہے تھے۔

قرآن کی آیتوں اور رسول خداؐ کی حدیثوں سے معلوم ہوا کہ علم ودانش شرف وبزرگی کا باعث ہے۔

آیئے اب دیکھتے ہیں سیر اللہ فی العالمین علی ابن ابی طالبؑ نے علم ودانش کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔

''غرر الحکم'' کی روایت کے مطابق حضرت علیؑ فرماتے ہیں ''جب تم سوال کرو تو سمجھنے کی غرض سے پوچھو الجھنے کے لئے نہ پوچھو کیونکہ جو جاہل سیکھنا چاہتا ہے مثل عالم کے ہے اور جو عالم الجھنا چاہتا ہے وہ مثل جاہل کے ہے۔''

''جو احسن طریقے سے پوچھتا ہے وہ عالم بن جاتا ہے اور جو اچھے طریقہ سے علم حاصل کرتا ہے وہ احسن طریقہ سے سوال کرتا ہے۔''

نہج البلاغہ کے باب حکمت میں لکھا ہے کہ'' اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم ودانش سے محروم کردیتا ہے۔'' [۲]

کمیل بن زیاد کہتے ہیں کہ امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبرستان کی طرف لے چلے جب صحرا میں پہنچے تو ایک لمبی آہ بھری اور فرمایا:

''اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تمہاری نگہداشت کرتا ہے اور مال کی تمہیں

حفاظت کرنی پڑتی ہے اور مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے لیکن علم صرف کرنے سے بڑھتا ہے اور مال و دولت کے نتائج واثرات مال کے فنا ہونے سے فنا ہوجاتے ہیں'' ۳

باب حکمت شمارہ نمبر ۳۳۸ میں حضرت علیؑ نے فرمایا۔علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہوتا ہے۔ جو طبیعت میں ڈھل جاتا ہے اور ایک وہ ہوتا ہے جو صرف سن لیا جاتا ہے اور سنا سنایا ہوا علم اس وقت تک کام نہیں آتا ہے جب تک مزاج کا جزو نہ بن جائے۔نہج البلاغہ میں علم ودانش کے بارے میں متعدد مقامات پر ذکر ہے جس میں علم کی اہمیت اور بلندی کا بیان ہے۔جیسے باب حکمت میں مختصر حکیمانہ کلمات درج ہیں۔

وہ علم بہت بے قدر وقیمت ہے جو زبان تک رہ جائے اور وہ علم بہت بلند مرتبہ ہے جو اعضاء وجوارح سے نمودار ہو۔ ۴

علم عمل سے وابستہ ہے لہٰذا جو جانتا ہے وہ عمل بھی کرتا ہے اور علم عمل کو پکارتا ہے اگر وہ لبیک کہتا ہے تو بہتر، ورنہ وہ بھی اس سے رخصت ہوجاتا ہے۔ ۵

اپنے علم کو جہل اور اپنے یقین کو شک نہ بناؤ جب جان لیا تو عمل کرو اور جب یقین پیدا ہوگیا تو آگے بڑھو۔علم ویقین کا تقاضہ یہ ہے کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے اور اگر اس کے مطابق ظہور میں نہ آئے تو اسے علم ویقین سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا۔'' ۶

''بہت سے پڑھے لکھوں کو (دین سے) بے خبری تباہ کردیتی ہے اور جو علم ان کے پاس ہوتا ہے انہیں ذرا بھی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ ۷''

اور اسی طرح عالم کی فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ ''پورا عالم ودانا وہ ہے جو لوگوں کو رحمت خدا سے مایوس اور اس کی طرف سے حاصل ہونے والی آسائش وراحت سے ناامید نہ کرے اور نہ انہیں اللہ کے عذاب سے بالکل مطمئن کردے۔ ۸ ''نیکی یہ نہیں ہے کہ تمہارے مال اولاد میں فراوانی ہوجائے بلکہ خوبی یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو اور حلم بڑا ہو ۹۔

ہر ظرف اس سے کہ جو اس میں رکھا جائے تنگ ہوجاتا ہے مگر علم کا ظرف وسیع ہوتا جاتا ہے۔ ۱۰

تمہارے جاہل دولت زیادہ پاجاتے ہیں اور عالم آئندہ کی توقعات میں مبتلا رکھے جاتے ہیں۔ ۱۱

علم شریف ترین میراث ہے اور علمی و عملی اوصاف بالکل نئی خلعت ہیں اور فکر صاف وشفاف آئینہ ہے ۱۲؎

جو دانش وآگہی حاصل کرے گا اس کے سامنے علم وعمل کی راہیں واضح ہوجائیں گی اور جس کے لئے علم وعمل آشکار ہوجائے گا وہ عبرت سے آشنا ہوگا اور جو عبرت سے آشنا ہوگا وہ ایسا ہے جیسے وہ پہلے لوگوں میں موجود رہا ہو۔ ۱۳؎

جس نے غور وفکر کیا وہ علم کی گہراہیوں سے آشنا ہوا اور جو علم کی گہرائیوں میں اترا وہ فیصلہ کے سرچشموں سے سیراب ہوکر پلٹا اور جس نے حلم وبرد باری اختیار کی اس نے اپنے معاملات میں کوئی کمی نہیں کی اور لوگوں میں نیک نام رہ کر زندگی بسر کی۔ ۱۴؎

تفکر وپیش بینی سے بڑھ کر کوئی علم نہیں اور علم کے مانند کوئی بزرگی وشرافت نہیں۔ ۱۵؎

''لوگ اسی چیز کے دشمن ہوتے ہیں جسے نہیں جانتے۔ انسان جس علم وفن سے واقف ہوتا ہے اسے بڑی اہمیت دیتا ہے اور جس علم سے عاری ہوتا ہے اسے غیر اہم قرار دے کر اس کی تنقیص ومذمت کرتا ہے۔'' ۱۶؎

''دو ایسے خواہشمند ہیں جو سیر نہیں ہوتے طالب علم وطلبگار دنیا'' ۱۷؎

حضرت علیؑ سے دریافت کیا گیا کہ نیکی کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نیکی یہ نہیں کہ تمہارے مال واولاد میں فراوانی ہوجائے، بلکہ خوبی یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ اور حلم بڑا ہوا۔ ۱۸؎

ایک موقع پر جناب کمیل سے فرمایا۔ اے کمیل! یہ دل اسرار وحکم کے ظروف ہیں۔ ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو زیادہ نگہداشت کرنے والا ہو۔ لہٰذا جو میں تمہیں بتاؤں اسے یاد رکھنا۔ دیکھو! تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

ایک عالم ربانی دوسرا متعلّم کہ جو نجات کی راہ پر برقرار رہے اور تیسرے عوام النّاس کا وہ پست گروہ ہے کہ جو ہر پکارنے والے کے پیچھے ہولیتا ہے اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتا ہے نہ انہوں نے نور علم سے کسب ضیا کیا نہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ لی۔

اے کمیل! علم کی شناسائی ایک دین ہے کہ جس کی اقتدا کی جاتی ہے اس سے انسان اپنی زندگی میں دوسروں سے اپنی اطاعت منواتا ہے اور مرنے کے بعد نیک نامی حاصل کرتا ہے۔ یاد رکھو کہ علم حاکم ہوتا ہے اور مال محکوم۔

اے کمیل ! مال اکٹھا کرنے والے زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہوتے ہیں اورعلم حاصل کرنے والے رہتی دنیا تک باقی رہتے ہیں ۔ بیشک ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ہوجاتے ہیں مگر ان کی صورتیں دلوں میں موجود رہتی ہیں۔ اس کے بعد حضرت علیؑ نے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا دیکھو! یہاں علم کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے کاش ! اس کے اٹھانے والے مجھے مل جائیں۱۹

ایک موقع پر جابر ابن عبد اللہ انصاری سے فرمایا اے جابر ! چارقسم کے آدمیوں سے دین ودنیا کا قیام ہے ۔ ۱۔عالم جو اپنے علم کو کام میں لاتا ہو ۲۔ جاہل جوعلم کے حاصل کرنے میں عار نہ کرتا ہو ۔ ۳۔سخی جو داد ودہش میں بخل نہ کرتا ہو۔ ۴۔فقیر جو آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچتا ہو۔ تو جب عالم اپنے علم کو برباد کرے گا تو جاہل اسی کے سیکھنے میں عار سمجھے گا ۔اور جب دولت مند نیکی واحسان میں بخل کرے گا تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے کے بدلے بیچ ڈالے گا۔ ۲۰

حضرت نے فرمایا:

جولوگوں کا پیشوا بنے تو اسے دوسروں کوتعلیم دینے سے پہلے اپنے کوتعلیم دینا چاہئے اور زبان سے درس اخلاق دینے سے پہلے اپنی سیرت وکردار کے ذریعہ تعلیم دینا چاہئے ۔ اور جو اپنے نفس کی تعلیم وتادیب کرے وہ دوسروں کی تعلیم وتادیب کرنے والے سے زیادہ احترام کا مستحق ہے۔''۲۱

ایک دوسرے موقع پر حضرت نے فرمایا

''ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس شخص میں ہے۔''

سید رضی فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسا انمول جملہ ہے کہ نہ کوئی حکیمانہ بات اس کے ہم وزن ہوسکتی ہے اور نہ کوئی جملہ اس کا ہم پایہ ہوسکتا ہے۔

انسان کی حقیقی قیمت اس کا جو ہرعلم وکمال ہے۔ وہ علم وکمال کی جس بلندی پر فائز ہوگا اس کے مطابق اس کی قدرومنزلت ہوگی۔ چنانچہ جوہر شناس نگاہیں شکل وصورت بلندی قد وقامت اور ظاہری جاہ وحشمت کونہیں دیکھتیں بلکہ انسان کے ہنر کو دیکھتی ہیں اور اسی ہنر کے لحاظ سے اس کی قیمت ٹھہراتی ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ انسان کو اکتساب فضائل وتحصیل علم ودانش میں جدوجہد کرنا چاہئے۔

حوالے:

۱۔بحار الانوار جلد۔۱

۲۔نہج البلاغہ باب حکمت کلمات قصار شمارہ ۲۸۸

۳۔ایضاً ایضاً شمارہ ۱۴۷

۴۔ شمارہ ۹۲

۵۔ایضاً شمارہ ۳۶۶

۶۔ایضاً شمارہ ۴۷۲

۷۔ایضاً شمارہ ۱۰۷

۸۔ایضاً شمارہ ۹۰

۹۔ایضاً شمارہ ۹۶

۱۰۔ایضاً شمارہ ۲۰۵

۱۱۔ایضاً شمارہ ۲۸۳

۱۲۔ایضاً شمارہ ۴

۱۳۔ایضاً شمارہ ۳۰

۱۴۔ایضاً شمارہ ۳۰

۱۵۔ایضاً شمارہ ۱۱۳

۱۶۔ایضاً شمارہ ۱۷۲

۱۷۔ایضاً شمارہ ۴۵۷

۱۸۔ایضاً شمارہ ۹۶

۱۹۔ایضاً شمارہ ۱۴۷

۲۰۔ایضاً شمارہ ۳۷۲

۲۱۔ایضاً شمارہ ۳۷